معاہدۂ تاشقند جو ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں میں امن وامان اور دوستی کے ساتھ رہنے کی ایک نہایت اہم تاریخی دستاویز ہے۔ اگرچہ اس کی تحریک اور اس سلسلہ میں غیر معمولی جدوجہد کا سہرا مملکتِ روس کے وزیراعظم کے سر ہے، لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اُس کی ترتیب و تکمیل شاستری جی اور صدر ایوب کا عظیم الشان کارنامہ ہے جو تاریخ میں یادگار رہے گا۔ اور اس کی وجہ سے آئندہ نسلیں ان کا نام عزت اور شکر گذاری کے ساتھ لیں گی۔ صدر ایوب تو خدا اُن کی عمر دراز کرے اس معاہدہ کو عملی شکل دینے کے لئے بقیدِ حیات ہیں۔ لیکن شاستری جی کے خلوص اور اُن کے جذبۂ امن پسندی کی داد اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی تھی کہ خود اُن کی متاعِ حیات عہد نامۂ تاشقند کے نذر ہو گئی۔ "یوں عبادت ہو تو زاہد ہیں عبادت کے مزے"

کوئی دستاویز اور کوئی اعلان اپنے مضمون اور عبارت میں خواہ کتنا ہی دلآویز و دل کش اور لائقِ تعریف ہو عملاً اُس کی کوئی حیثیت اُس وقت تک تسلیم نہیں کی جا سکتی جب تک دونوں فریق ایمان داری کے ساتھ اُس کی اہمیت و واقعیت پر یقین رکھنے کے ساتھ اُس پر سچے دل سے عمل پیرا ہونے کا عزم بالجزم نہ رکھتے ہوں، دنیا میں تخریب بہ نسبت تعمیر کے، بناؤ کی بہ نسبت بگاڑ اور وصل کے بجائے فصل ہمیشہ بہت آسان رہے ہیں، پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ غصہ جو عموماً نفرت، عناد اور دشمنی کا نتیجہ ہوتا ہے وہ جب بڑھتا اور حد سے تجاوز کرتا ہے تو صرف افراد و اشخاص نہیں بلکہ بسا اوقات قومیں کی قومیں خود اپنے غصہ کی آگ میں جل مرتی اور اپنی تلوار سے اپنا گلا کاٹ لیتی ہیں، تاریخ میں ایک دو نہیں اس کی سیکڑوں مثالیں نظر آ سکتی ہیں، پھر آج تو اس سے انکار ہی نہیں کیا جا سکتا کہ اس زمانہ میں جنگ کا نتیجہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ دونوں مٹ جائیں اور کسی تیسری طاقت کے غلام بن جائیں، لیکن یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ایک فاتح بن جائے اور دوسرا مفتوح، ایک غالب ہو اور دوسرا مغلوب، پس جب معاملہ یہ ہے تو قطعِ نظر اس سے کہ انسانیت کے اقدارِ اعلیٰ کا تقاضہ اور مطالبہ کیا ہے، عافیت اور سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ سب قومیں اور خصوصاً دو بالکل قریبی اور پڑوسی ملک آپس میں میل جول، اور محبت و رواداری کے ساتھ رہیں، اگرچہ عہد نامۂ تاشقند کی مخالفت میں وہاں بھی آوازیں بلند ہو رہی ہیں، اور یہاں بھی، یہاں کم اور وہاں زیادہ، لیکن یہ خوشی کی بات ہے کہ دونوں ملکوں کی اکثریت اور علی الخصوص سنجیدہ و فہمیدہ حضرات نے اس کی اہمیت و ضرورت اور اس کی افادیت کو تسلیم کر لیا ہے۔